

آپ کی خصوصی توجدا ورآپ سہولت کے لئے

ہ ماہنامہ فیض عالم میں حضرت فیض ملت حضور مفسراعظم پاکستان نوراللّٰد مرقدۂ کے ہزاروں غیر مطبوعہ علمی پختیقی نہ ہی مسودہ جات قسط وارشا کئع ہورہے ہیں آپ رسالہ کا مکمل مطالعہ ضرور فرما کیں۔

🖈 علمی باطباعتی اغلاط سے ادارہ کوضرور آگاہ کریں۔

الے بارہ شارے مکمل ہونے پرجلد بندی ضرور کرالیں اس طرح آپ کے پاس علمی مواد محفوظ ہو کر آپ کی

لائبرىرى كى زينت رہے گا اور ردى ہونے سے پچ جائيگا۔ حلحه ماہ ۱۵ تاریخ تارین الدور ملنه كى صور مدوم ملى دورار وط

ﷺ ہر ماہ ۱۵ تاریخ تک رسالہ نہ ملنے کی صورت میں دوبارہ طلب کریں (لیکن ڈاک چوروں اور ڈاک خوروں کے محاسبہ کے بعد )

ا الله الله الكرنا پڑے گی اطلاع ملے تو پہلی فرصت میں چندہ ارسال کریں وی پی طلب کرنے کی صورت میں آپکو اضافی رقم اوا کرنا پڑے گی اطلاع ملے تو پہلی فرصت میں چندہ اور اسال اسافی رقم اوا کرنا پڑے کہا و لیور کھاتہ نمبر 6-464 رسال کی میں

یہ جس پتہ پرآپ کے نام رسالہ آرہاہے اگراس میں کوئی تبدیلی مقصود ہوتو جلد آگاہ فرمائیں۔

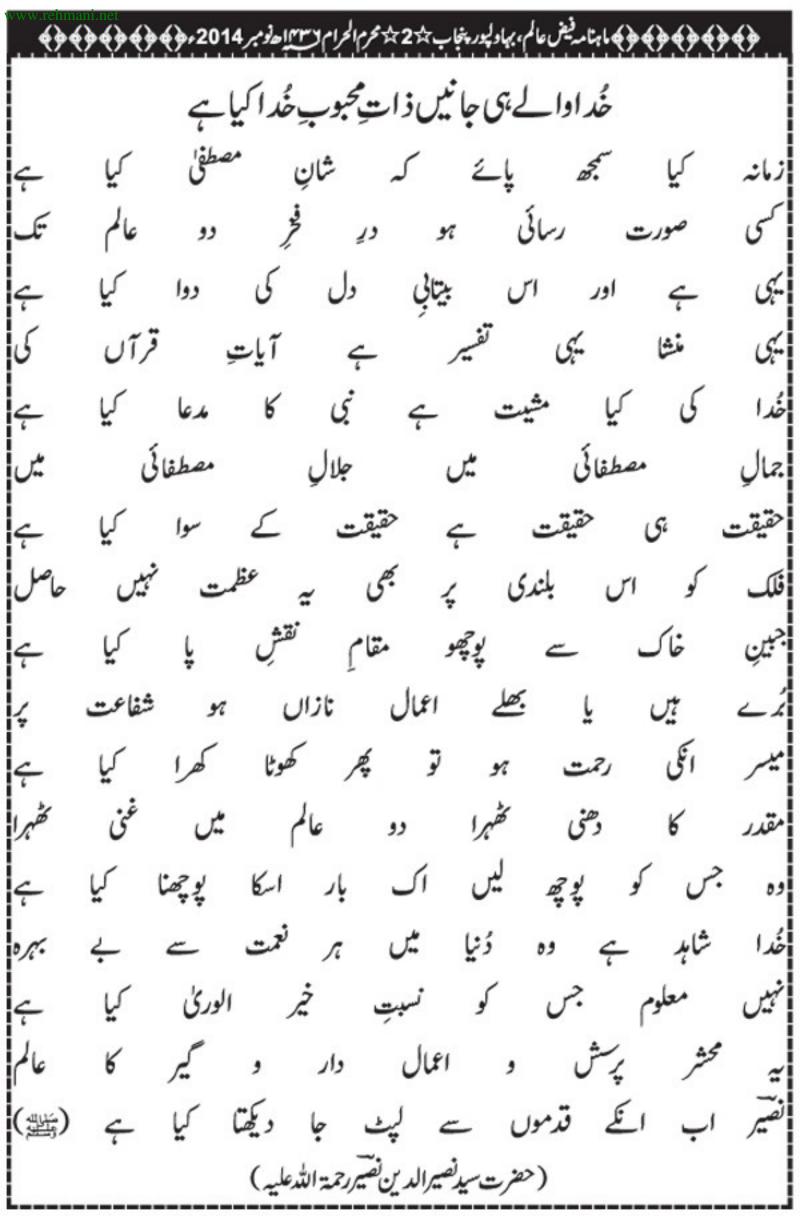
اللہ ہے ہونیاوی،اصلاحی،عقائد،شرعی،روحانی،سائنسی ودیگراہم معلومات کے لئے حضورمفسرِ اعظم پاکستان نوراللہ مرقد ہ کے رسائل کا مطالعہ فرمائیں اور اپنے حلقہ احباب کو بھی دعوت دیں خصوصاًا اپنے بچوں کومطالعہ کا عادی بنائیں مزید

معلومات کے لیے ہماری ویب سائٹ بھی آپ اپنی اسکرین پرملاحظہ کریں

(www.faizahmedowaisi.com)

﴾ خط لکھتے وقت ہامقصد ہات کھیں طوالت سے ہرصورت اجتناب کریں ورنہ جواب دینے میں خاصی دشواری ہوتی ہے جوابی امور کے لیے لفافہ ارسال کرنانہ بھولیں شرعی ، فقہی ، سوالات براہ راست دارالافقاء جامعہ اویسیہ کے نام بھیجا کریں۔(مدیر)

قارئین کرام! کونیااسلامی سال ۱۳۳۲ جری مبارک ہو



## ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ما ہنامہ فیض عالم، بہاولیور ہنجاب ﷺ 3 ﷺ مرم الحرام برسی اصفو مر 2014ء ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾

### اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کر بلا کے بعد

مولا نامحرعلی جو ہر کے جس شعر کامصرع ہے وہ شعر کسی بھی تعارف کامختاج نہیں۔ بیشعران خوش قسمت اشعار میں سے ہے جونہ صرف خود زندہ و جاوید ہو جاتے ہیں بلکہ اپنے نظم کرنے والے کو بھی زندہ رکھتے ہیں۔وگرنہ مولانا

محمطی جو ہر کی سیاسی حیثیت جوبھی ہےبطور شاعر کم ہی لوگ ان کوجانتے ہیں حالانکہ مولا نابا قاعدہ شاعر تھے جو ہر تخلص کرتے تھےاور کلام بھی حجیب چکا ہے شاید فیروز سنز لا ہور نے شائع کیا ہے۔ان کا کلام تو میری نظر سے

نہیں گز رالیکن جس غزل کا پیشعرہے وہ غزل نقوش غزل نمبر لا ہور 1985ء میں موجود ہے۔

حیات آئے گا قاتل قضا کے بعد رور ابتدا ہماری تری انتہا کے بعد 4

وہ کیا کہ دل میں نہ ہو تیری آرزو جينا

ہے موت ہی دلِ بے مدعا باتى بعد

ہے رہے کے تاب ہے سے مقابلے کی کے تاب ہے لہو بھی خوب ہے تیری حنا بعد

ہنوز مائدہ عشق میں نہیں الذت

ہے لطنِ جرمِ تمنّا سزا کے مُسین اصل میں مرگ بزید قتل

اسلام

رسالهٔ 'فیض عالم''بہاولپور ہر ماہ کا شارہ حاصل کریں محدجعفراويسي محمه طارق اوليي خطيب جامع مسجد بلال چكىنمبر294 گــب ۋا كانەخاص تخصيل وضلع توبەئىك ئىگھە(رابطىنمبر03447073112)

## يبلااسلامي مهينة محرم الحرام شريف

حضور فیض ملت مفسراعظم پاکستان علامهالحاج حافظ محمد فیض احمداو نیبی رضوی نورالله مرقدهٔ کی کتاب "باره ماه خیر"سے اکتساب

اسلامی مہینوں میں سب سے پہلامہینہ محرم الحرام شریف ہے۔امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ ودیگر ائمَہ اسلام نے مسلمانوں کوتا کیدفرمائی ہے کہ اپنے امور میں اسلامی تاریخ اور سن کومروج کریں لیکن افسوس کہمسلمان اپنی تاریخ بھول

جیٹا۔اس کی تفصیل پڑھئے فقیر کارسالہ''مسلمانوں سن ہجری اپناؤ'' فضائل کی بیاللّٰد تعالیٰ کامہینہ ہے اس میں جنگ کرناحرام ہے سرور کا ئنات (صلی اللّٰدعلیہ وآلہ وسلم )ارشادفر ماتے ہیں کہ ماہ

محرم الحرام بہت ہی بابر کت مہینہ ہےاور شبِ عاشورہ نیز عاشورہ کی عبادت کے بے حدفضائل ہیں ۔حضورا قدس (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم )نے فرمایا کہ محرم کا جاند دیکھ کر جار مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کرا پنے اوپر دم کرنا بہت افضل ہے۔

نوافل ﴾اول شب بعدنمازعشاء آٹھ رکعت نماز چارسلام سے پڑھےاور ہر رکعت میں سور ہ فاتحہ کے بعد سور ہ اخلاص دس دس دفعہ پڑھو۔انشاءاللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت سے روزِ حشر اللہ پاک اس نماز پڑھنے والےاوراس کے گھر والوں کی

شفاعت فرمائے گا۔

المئے شب اول چھ رکعت نماز تین سلام سے بعد نما زِعشاء پڑھے، ہر رکعت میں سور ، فاتحہ کے بعد سور ، اخلاص سات سات بار پڑھنی ہے۔ پرور دگارِ عالم کی طرف سے انشاءاللہ تعالیٰ اس نماز پڑھنے والے کوبے شارنماز وں کا ثو اب عطاء ہوگا۔ اول شب بعد نماز عشاء چھ رکعت نماز تین سلام سے پڑھے، ہر رکعت میں سور ، فاتحہ کے بعد آیت الکرسی ایک ایک بارسور ہ

ا خلاص پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھنی ہے۔انشاءاللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کو درگاہِ رب العزت سے ایک ہزار نماز وں کا ثواب عطاموگا۔

ر بب صارب اول شب بعد نمازعشاء ما ومحرم جار رکعت نماز دوسلام ہے پڑھے اور سور ہ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں سور ہ اخلاص گیار ہ

گیارہ مرتبہ پڑھنی ہے پھر بعد سلام کے بیدعاء پڑھے۔ سُبُّو ہے قُدُّوسٌ رَبَّنَا وَرَبُّ الْمَلْفِكَةِ وَالرُّوحُ

اس نماز کے پڑھنے سے بے شارعبادت کا ثواب درگاہ رب العزت سے عطا کیا جائے گا۔

یہلی تاریخ بعد نمازِ فجراورقبل از زوال کسی وفت دورکعت نماز پڑھے،اوّل رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ َاخلاص تیرہ بار، دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص بارہ مرتبہ پڑھے پھر بعد سلام کے بیدُ عائے مکرّم ایک بار پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَبَدِى الْقَدِيْمُ وَهَذِهِ سَنَةٌ جَدِيْدَةٌ اَسْتَلُکَ فِيْهَا الْعِصْمَةَ مِنَ الشَّيُطْنِ وَاوْلِيَائِهِ وَ الْعَوْنَ عَلَىٰ هَذِهِ النَّفُسِ الْاَمَّارَةَ بِالسُّوْءِ وَالْاِشْتِغَالَ بِمَايُقَرِّ بُنِي النَّيْکَ يَا كَرِيْمُ يَا ذَالْجَلَالِ وَالاِكْرَامِ الله الله النَّفُسِ الْاَمَّارَةَ بِالسُّوْءِ وَالْاِشْتِغَالَ بِمَايُقَرِّ بُنِي النَّكِ يَا كَرِيْمُ يَا ذَالْجَلَالِ وَالاِكْرَامِ

الله پاکاس نماز اور دعاکے پڑھنے والے کے تمام گناہ معاف فرمائے گا ورانشاءاللہ تعالیٰ وہ دُنیاسے باایمان اٹھےگا۔ ﷺ کیم تاریخ بعد نماز ظہر دورکعت نماز پڑھے ہررکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھنی ہے پھر بعد

سلام کے ہاتھ اٹھا کر تین دفعہ بید عامے عظم پڑھے۔

اَللْهُمَّ اَنْتَ الْاَبَدُالُقَدِيُمُ وَهَاذِهِ سَنَةٌ جَدِيُدَةٌ اَسُئَلُكَ فِيهَا الْعِصُمَةَ مِنَ الشَّيُطْنِ الرَّجِيُمِ وَ اَسْئَلُكَ اللَّهُمَّ الْعُصُمَةَ مِنَ الشَّيُطْنِ الرَّجِيُمِ وَ اَسْئَلُكَ اللَّهُ وَاللَّهُمَّ اللَّهُ الْعَصُمَةَ مِنَ الشَّيْطِ اللَّهُ اللَّ

الله تعالیٰ اس نماز اور دعاء پڑھنے والے کوتمام سال شیطان کے شریعے محفوظ رکھے گا۔ (ان شاءاللہ تعالیٰ )

وظائف کچمرم کی پہلی شب سے عاشورہ تک روزانہ بعد نمازعشاء ایک سومرتبہ کلمہ تو حید پڑھنا بخشش گناہ کے لئے بہت افضل ہے۔

#### ﴿نوافل محرم الحرام ﴾

پہلی شب محرم الحرام سے شب عاشورہ تک بعد نماز عشاء اوّل آخر معدورووشریف ایک سود فعہ بیدعا بھی پڑھنی افضل ہے۔ بِسُمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِی لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَدًّالِمَا قَضَیْتَ وَلَا یَنَفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ اَلْجَدُّ

نفل نمازشب عاشورہ ﴾ عاشورہ کی شب بعد نمازعشاء چاررکعت نماز دوسلام سے پڑھے ہررکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے آیۃ الکرسی تین تین دفعہ سورۂ اخلاص دس دن دفعہ پڑھے۔

بعد سلام کے سورۂ اخلاص ایک سومرتبہ پڑھ کرا ہے گنا ہوں کی تو بہ کرے اور اللہ پاک سے بخشش طلب کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ خداوند کریم اپنی رحمتِ کا ملہ سے اس نماز کے پڑھنے والوں کے تمام گناہ معاف فرمادےگا۔

المعشب عاشورہ بعد نمازعشاء آٹھ رکعت نماز چارسلام سے پڑھے ہر رکعت میں سور ہ فاتحہ کے بعد سور ہ اخلاص پچپیں پچپیں

﴿خصوصيات يومٍ عاشوره﴾

یا در ہے عاشورہ کے معنی ومفہوم ہیہ ہے کہ جو مخص اس کی حرمت وعزت کرے گا وہ نورعلیٰ نورہوگا دراصل الفاظ پہلے'' عاش نورا'' تتھےنون تخفیفاً حذف ہو گیاااور عاشورہ رہ گیا۔

(نـزهـة الـمـجالس ومنتخب النفائس، باب فضل صيام عاشوراء وصيام الايام البيض والسود ايضاً،

الصفحة ٢٠٢١ المكتب الثقافي القاهرة)

اوراسی دن کاروز ہ امتوں میں مشہورتھا۔ یہاں تک کہ بی بھی کہا گیا ہے کہاس دن کاروز ہ ماہ رمضان سے پہلے فرض تھا۔ پھر منسوخ کردیا گیااورحضورعلیہالصلوٰ قوالسّلا م نے ہجرت سے پہلے اس دن کاروز ہ رکھا۔

جب آپ (صلی الله علیه وآله وسلم) مدینه منوره تشریف لائے تو آپ نے اس دن کی جنبو کی تاکید کی۔ تا آئکہ آپ نے

آ خرعمرشریف میں فرمایا کہا گرمیں آئندہ سال تک زندہ رہاتو آئندہ نویں اور دسویں محرم کاروزہ رکھوں گا۔ گرآپ نے ای سال وصال فرمایا اورنویں کے سوا دسویں کا روزہ نہ رکھ سکے۔ گرآپ نے اس دن یعنی نویں اور دسویں اور گیار ہویں محرم کے دنوں میں روزہ رکھنے کو پہند فرمایا جیسا کہ فرمانِ نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے۔'' اس دن سے ایک دن پہلے

اورایک دن بعدروز ہ رکھواور یہود کے طریقہ کی مخالفت کرو۔ کیونکہ وہ ایک دن کا ہی روز ہ رکھتے تھے۔'' بیہ بی نے شعب الایمان میں روایت نقل کی ہے کہ جس نے عاشورہ کے دن اپنے گھروالوں اوراہل وعیال پر

وسعت کی۔اللہ تعالیٰ اس کے سارے سال میں وسعت اور برکت عطافر ما تاہے۔

(شعب الايمان للبيهقي، الباب الثالث والعشرون من شعب الايمان وهو باب في الصيام، حديث

١٥ ١ ٣٥، الجزء الخامس، الصفحة ٣٣٣،مكتبة الرشد المملكة العربية السعودية)

ہ طبرانی کی ایک منکرروایت میں ہےاس دن میں ایک درہم کا صدقہ سات لا کھ درہم کے برابر ہے۔اوروہ حدیث جس میں ہے کہ جس نے اس دن سرمہ لگایاوہ اس سال آئکھیں دکھنے سے محفوظ رہے گا۔اور جس نے اس دن مسل کیاوہ بیار نہیں

ہوگا۔موضوع ہے۔ حاکم نے اس کی تصریح کی ہے اس دن سرمہ لگانا بدعت ہے۔ ابن قیم نے کہا سرمہ لگانے ، دانے بھونے ، تیل لگانے اور عاشورہ کے دن خوشبولگانے کی حدیث جھوٹوں کی وضع کردہ ہے۔ واضح ہو کہ عاشورہ کے دن

#### مدرسهاويسيمنبع الفيوض حامدآ بإدكاسالا نهجلسه

حضور فیض ملت نورالله مرقدهٔ کے آبائی گاؤں حامد آباد میں قائم کردہ قدیم ادارہ جامعہ اویسیہ منبع الفیض حامد آباد (ضلع رحیم یارخان) کا چارروزہ سالانہ جلسہ جانشین حضور فیض ملت علامہ صاحبزادہ حاجی محمد عطاء الرسول اولی کی نگرانی میں مورخہ ۲۲ تا ۱۲۷ کتوبر جمعہ تا پیرہوا جس میں مقتدر علاء کرام مشاکخ عظام تشریف لائے سامعین کے لیے ہمہ وقت لنگر نبوی کا اجتمام اہل حامد آباد نے کیا۔ (ابومحد عبدالله محمداعجازاولیی)

#### اگرآپ نے ابھی تک نے سال کا چندہ نہیں بھیجاتو جلدارسال کریں

محمد شفاعت رسول اولیی)

السلام علیم ورحمۃ اللہ آپ کا رسالہ ماہنامہ' فیض عالم' اپنی اشاعت کے ۲۷ سال پورے کرنے کو ہے آپ کے نام ایک عرصہ سے
رسالہ ہر ماہ با قاعد گی سے حاضر ہوتا ہے اس کمر تو ڑمہنگائی نے جہاں غریب ومتوسط طبقہ کا جینا محال کر دیا ہے۔ وہاں آپ کے اس
رسالہ کی اشاعت کو بھی شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ ورومندا نہ اپنل ہے کہ اپنے اس رسالہ کی اشاعت کو جاری رکھنے کے لیے
اپنا چندہ وسابقہ بقایا جات پہلی فرصت میں ارسال فرما کیں۔ کیارسالہ آپ تک پہنچتا ہے؟ جواب دینا آپ کے شان کے لائق
ہے ضرور شفقت فرما کیں۔ والسلام محمد فیاض احمداولی مدیر ماہنامہ'' فیض عالم'' بہاولپور

#### اميرالمؤمنين حضرت سيدنا فاروق اعظم ﷺ كےمثالی كارنا ہے

حضورفیض ملت مفسراعظم پاکستان شیخ الحدیث علامهالحاج حافظ محمرفیض احمداویسی رضوی نورانلد مرفقدهٔ کی کتاب'' ذکرصحابه'' سے لیا گیا سیا بازی سے مصد میں خان میں دلان کے مال سلید صلی لاٹ عالم میں سلم سے انشعر چھڑے میں جائے میں خوال سے معلمہ کی ک

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ سیدالانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین حضرت سیدناعمر بن خطاب ﷺ کی کنیت درج ذوری ورس دورہ تربیخ کا کا مصرب سے تالا کا سے سے سیاست میں مصرف میں تاریخ

''ابوحفص''اورلقب'' فاروق اعظم'' ہے۔آپ قریش مکہ کے سرداروں میں اپنی ذاتی وخاندانی جاہ وجلال کے لحاظ سے بہت ہی ممتاز ہیں۔آٹھویں پشت میں آپ کا خاندانی شجرہ رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم سے ملتاہے۔آپ واقعہ فیل کے

ہے۔ ان سار بین کہ سوری پیسے میں ہیں ہی ما موں سوری میں میں میں میں میں مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرہ سال بعد مکہ مکر مدمیں پیدا ہوئے اور اعلان نبوت کے چھٹے سال ستائیس برس کی عمر میں مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے دامن کرم سے وابستہ ہوئے ، جبکہ ایک روایت میں آپ سے پہلے کل انتالیس آ دمی اسلام قبول کر چکے تھے آپ کے اسلام لانے سے مسلمانوں کو بے حدخوثی ہوئی اوران کوایک بہت بڑاسہارامل گیا یہاں تک کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ والہ وسلم نے مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ خانہ کعبہ کی مسجد میں اعلانیہ نماز ادا فرمائی۔

آپ تمام اسلامی جنگوں میں مجاہدانہ شان کے ساتھ کفار سے مصروف جہاد رہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام اسلامی تحریکات اور سلح و جنگ وغیرہ کی تمام منصوبہ بندیوں میں حضور سلطان مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وزیر ومشیر کی

حیثیت سے وفا دارور فیق کارر ہے۔

نماز فجر میں لوؤلو فیروز مجوی کافرنے آپ کوشکم میں خنجر مارا اور آپ بیزخم کھا کرتیسرے دن مکیم محرم الحرام ۲۲۴ھ کوشرف شہادت سے سرفراز ہوگئے ۔ بوقت شہادت آپ کی عمر شریف تریسٹھ برس کی تھی۔حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

آپ كى نماز جنازه پڑھائى اورروضەمباركەكاندرحفرت صديق اكبررضى الله تعالى عندكے پېلوئے ميں مدفون ہوئے۔ (الاكمال فى اسماء الرجال، حوف العين، فصل فى الصحابة)

نظام خلافت ﴾ اسلام میں خلافت کا سلسلہ گوحضرت ابو بکرصدیق ﷺ کے عہد سے شروع ہوا اور ان کے قلیل زمانہ خلافت میں بھی بڑے بڑے کام انجام پائے لیکن نتظم اور با قاعدہ حکومت کا آغاز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد سے

ہوا،انہوں نے نہ صرف قیصر و کسریٰ کی وسیع سلطنق کواسلام کے مما لک محروسہ میں شامل کیا بلکہ حکومت وسلطنت کا با قاعدہ نظام بھی قائم کیااوراس کواس قدرتر قی دی کہ حکومت کے جس قدرضروری شعبے ہیں،سب ان کے عہد میں وجود پذریہو چکے



حضرت عمررضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیسفرنہایت سادگی ہے ہوا،مقام جابیہ میں افسروں نے استقبال کیا اور دیر تک قیام کرکے بیت المقدس کا معاہدہ سلح ترتیب دیا، پھروہاں ہے روانہ ہوکر بیت المقدس میں داخل ہوئے، پہلے مسجد میں تشریف لے



دیتے تھے، وہ اپنے ہرعامل سے عہد لیتے تھے کہ ترکی گھوڑ ہے پر سوار نہ ہوگا، باریک کپڑے نہ پہنے گا، چھنا ہوا آٹانہ کھائے گا، درواز ہ پر در بان نہ رکھے گا،اہل حاجت کے لئے درواز ہ ہمیشہ کھلا رکھے گا، (طبری) اس کے ساتھ اس کے مال واسباب کی فہرست تیار کرائے محفوظ رکھتے تھے اور جب کسی عامل کی مالی حالت میں غیر معمولی

اضافه كاعلم موتا تقانو جائزه لے كرآ وهامال بيت المال ميں داخل كردية تھے

ایک دفعہ بہت سے عمال اس بلا میں مبتلا ہوئے ، خالد بن صعق نے اشعار کے ذریعہ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اطلاع دی ،انہوں نے سب کی املاک کا جائز ہ لے کرآ دھا آ دھا مال تقسیم کرے ایک حصہ عامل کواورا یک حصہ بیت المال میں داخل کرلیا ،موسم حج میں اعلان عام تھا کہ جس عامل ہے کسی کوشکایت ہووہ فورا بارگاہ خلافت میں پیش کرے ، ( تاریخ طبری)

چنانچہذراذراس شکایتیں پیش ہوتی تھیں اور تحقیقات کے بعداس کا تدارک کیا جاتا تھا۔

۲۵ حضرت سعد بن ابی و قاصﷺ نے کوفہ میں ایک محل تغمیر کرایا جس میں دیوڑھی بھی تھی ،حضرت عمرﷺ نے اس خیال سے
 کہ اہل حاجت کور کا و نے ہوگی حضرت محمد بن مسلمہ ﷺ کے کہ دیا کہ جا کرڈیوڑھی میں آگ لگادیں ؛ چنانچہ اس تھم کی تغمیل ہوئی
 اور حضرت سعد بن ابی و قاصﷺ خاموثی ہے دیکھتے رہے ( کنز العمال )

ہے عیاض بن عنم عامل مصر کی نسبت شکایت پہنچی کہ وہ باریک کپڑے پہنتے ہیں اور ان کے دروازہ پر دربان مقرر ہے،حضرت عمر نے حضرت محمد بن مسلمہ ﷺ تحقیقات پر مامور کیا،انہوں نے مصر پہنچ کر دیکھا تو واقعی دروازہ پر دربان تھا

اورعیاض باریک کپڑے پہنے ہوئے تھے،اس بیئت اورلباس کے ساتھ لے کرمدیند منورہ آئے،حضرت عمریہ نے ان کا

#### 

سے میں کیالا یا ہوں

ľΝ



# حضرت سیدناعثمان غنی ﷺ کی سخاوت دهوم اب بھی ہے

مسلمانوں نے جب مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی تواپنے آبائی وطن کوخیر باد کہنے کے بعدانصارِ مدینہ کی لازوال بھائی
عارگ کے باوجود مہاجرین مکہ کوجن مشکلات کا سامنا تھاوہ ہر دور کے ہجرت کرنے والوں کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔ کعبہ
مشرفہ کے پڑوس میں رہنے والے بیرمہاجر ہردم کعبہ مشرفہ کے کیے جانے والے دیدار سےمحروم ہوگئے تھے لیکن مدینہ منورہ
میں رسول مکرم سید آ دم حضرت محمصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہردم انکے ساتھ رہنا اٹکو کعبہ مشرفہ کی جدائی کے فم سے کسی حد
تک آزاد کیے ہوئے تھالیکن اس زم زم کا تو کوئی تھم البدل نہیں تھا جووہ مکہ میں ہردم'' چاہ زم زم'' سے ڈول بھر بھر کر زکال کر

سک از ادھیے ہوئے ہا بین ان ازم ازم کا تو تولی مہ انبدل ہیں ھا بووہ ملہ یں ہردم سچاہ رہم سے دول بحر بحر کر رہاں پیا کرتے تھے۔مدینہ منورہ میں اس وقت پانی کے کنوؤں کی بہت قلت تھی زم زم تو دور کی بات عام پانی کاحصول بھی عبث تھا ایک یہودی کا کنواں جسکانام'' بیررومہ'' تھااس کا ذا کقہ شیریں اورا چھا مگروہ یہودی اتنا ظالم تھا کہاس نے اپنے کنویں کے

پانی کے دام اتنے مہنگے رکھے تھے کہ اسے خرید ناغریب مسلمان مہا جروں کے لیے ممکن نہیں تھا مہاجرین مکہ نے جب اپنی اس پریشانی کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تو آپ نے مخیر مسلمانوں کواس کنویں کوخرید کرمسلمانوں کو وقف سر میں سے مصرف

کرنے کا تھم دیااس یہودی کو جب اس کاعلم ہوا تو اولاً تو اس نے اس کنویں کوفروخت نہ کرنے کا فیصلہ کیا اور دوم اسکی اتن قیمت رکھدی کہ بیکس کے بس کی بات نہیں رہی اس وقت اللہ کے پیار ہے مجبوب رسول اورامّت کے عمگسار نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اس کنویں کومسلمانوں کے لئے خرید کروقف کر دیگا اسکواللہ سبحانہ و تعالی جنت میں ایک نہر عطا

ملیہ و م سے ارساد سرمایا بوال سویں تو سلمانوں نے سے سرید سرونف سرد نیا استوالند سبحانہ و نعاق جست یں ایک سہر عط فرمائے گا۔ .

اس موقعہ پر سخاوت کے جذبے سے لبریز حضرت سیدناعثان غنی ﷺ آگے بڑھے اور انہوں نے اس یہودی کو منہ مانگے دام دینے کی پیشکش کی یہودی جومسلمانوں کی اس مجبوری کو جانتا تھا پہلے تو اس نے انکار کیا مگر منہ بولی رقم کی لا کچ نے اسکو کنواں بیچنے پر مجبور کیا کہ اس نے آ دھا کنواں فروخت کرنے کا فیصلہ کیا یعنی ایک روز اس کنویں کی ملکیت اور اسکے پانی کا

تصرف سیدناعثمان ﷺ کے پاس ہوگا اورا یک دن خوداس یہودی کے پاس اس ڈیل کے تحت عیار یہودی بیرچا ہتا تھا کہ اسکو بڑی رقم بھی سیدناعثمانﷺ نے حاصل ہوجائے اوراسکا اپنانصف تسلط بھی اس کنویں پر قائم رہے۔

برب بیدمعاہدہ ہو گیا تو جس دن کی باری سیدنا عثان ﷺ کی ہوتی اس دن اہل مدینہ کواس کنویں ہے مفت پانی دیا جا تا گویا • بسب سیمعاہدہ ہو گیا تو جس دن کی باری سیدنا عثان ﷺ کی ہوتی اس دن اہل مدینہ کواس کنویں سے مفت پانی دیا جا تا گویا

سیدنا عثان ﷺ نے اللہ تعالی سے تجارت شروع کر دی تھی اور جس دن کنواں یہودی کی ملکیت میں ہوتا وہ اسکا پانی مہنگے داموں فروحت کرنے کی اپنی پرانی روایت کو برقر ارر کھتا اس سے بیہوا کہ لوگوں نے سیدنا عثان بن عفان ﷺ کی باری ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ابنا مرفض عالم، بهادلد ربنواب بهند 14 بهند عزم الحرام و الكلا الله الله تعالى عند كاس كور ﴿ ﴿ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ الحرام و الله عند كاس كور كرام و الله عند كاس كور كرام و الله عند كاس كورك برب على الله عند الله و الله عند كاس كورك بير عن الله عند كاس كورك بير عن الله عند كاس كورك بير عن الله عند كرام الله عند كرام و الله و الله

# 

# تغمير كابهانه بناكر مكه مكرمه كى تاريخ كوتباه كياجار ہاہے

نوٹ ﴾ تھامس لپ مین نے لوب لاگ فارن پالیسی ڈاٹ کوم پر بیمضمون لکھا ہے جس میں سعود بیعرب میں مکہ و مدینہ کے تاریخی آثار کی تباہی اور مکہ کوالٹرا ماڈرن شہر میں بدلنے کے خلاف اٹھنے والی آواز وں میں سے ایک آواز سمیتا نجوی کا ذکر کیا گیا ہے اور اسی تناظر میں برطانوی نژاد ضیاء الدین سردار اور بشارت پیر کے تجزیوں کا بھی ذکر ہے۔ہم نے ضیاء الدین

سرداراور بشارت پیروالے حصہ کوحذف کر دیا ہے کیونکہ ان کے آرٹکل کی تلخیص اور ترجمہ بھی اس حوالے سے تعمیر پاکستان ویب سائٹ پرشائع کی جارہی ہیں جبکہ باقی ماندہ مضمون کا ترجمہ وتلخیص قارئین کی کے لیے پیش ہے اصل مضمون پڑھنے

ویب سائٹ پرشائع کی جارہی ہیں جبکہ بائی ماندہ صمون کا ترجمہ و حیص قارمین کی کے لیے مندرجہ ذیل لنگ پروزٹ کیا جاسکتا ہے۔''تعمیر یا کستان ویب سائٹ''

آ ل سعود کے ہاتھوں اسلام کی تاریخ ،سیرت محمدی کے مادی آ ثار اور بزرگان اسلام سے وابستہ جملہ تاریخ کو تباہ و بر ہاد ہونے کی مرتکب ہور ہی ہےاور پاکستان میں بیسعودی زراورسعودی وہابی آئیڈیالوجی کا اردو پریس پرغلبہاورا اُڑ ہے کہ کوئی

ایک اخبار یا میڈیا چینل اس گھلواڑ اورفن تغمیر کے نام پر ہونے والی بربریت کے خلاف کوئی ایک خبرشا کع کرنے کی جرات اور ہمت نہیں کررہا ہے اور دیو بندی مدارس کی ترجمان تنظیم وفاق المدارس ، دیو بندی سیاسی تنظیمیں اوران کے رہنما سعودی عرب میں اسلامی آثار کومٹائے جانے کے اس عمل پر خاموش ہیں جس طرح سے ہندوستان میں دارالعلوم دیو بندنے

خاموثی اختیار کی ہوئی ہے۔اس سےصاف پتہ چلتا ہے دیو بندی مکتبہ فکر کی جانب سےخودکوئی ظاہر کرنااورتصوف سے اپنی وابستگی کے دعوے میں کہاں تک صدافت ہے جنوبی ایشیا میں اصل میں دیو بندی ازم وہابی ازم کی حاشیہ برداری کے سوا کچھ

۔۔۔۔ /http://www.lobelog.com/ncca-money-and-monotheism

جولوگ جدہ جاتے ہیں جو کہ بحیرہ احمر کی بندرگاہ اور مسلمانوں کے لیے مکہ میں دا خلے کا انٹری پوائنٹ ہےان کے لیے سمیع انجوی سعودی عرب کے سب سے معروف آرکیفکٹ کے گھر کا دورہ جیران کن ثابت ہوتا ہےاس گھر کے اردگر دہرا یک شئے پرذوق، دعوت شوق کو ابھارنے والی اور تاریخ وثقافتی فضاءکو برقر ارر کھنے والی ہے جواس کے گردموجود ہے بیان ڈور تلاب

کے گردنغمیر کی جانے والی ایک مستطیل عمارت ہے جس کا فرش سرا مک ٹائلوں سے بنا ہے جو فارس قالین کی طرح لگتا ہے آ رام دہ تزئین و آ رائش اور بکثرت درخت عربی روایات کی عکاسی کرتے ہیں پچھلے دنوں میں وہاں تھا اور جمی کارٹر بھی

ميرے ساتھ تھے

تلقین کی تھی اور کہا تھا کہ کوئی ایسا کام نہ ہوجس ہے کعبہ کے جاہ وجلال اور اس کی شان وشوکت پر کوئی حرف آئے مکہ میں تو بول کے درخت کو کا شامنع ہے اور وہاں پر شکار حرام ہے یہاں تک کہ اگر آپ کواینے والد کا قاتل وہاں نظر آئے تو آپ اس پر بھی ہاتھ نہیں اٹھا سکتے ۔سیرت پیغمبر، وہ لینڈ سکیپ جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زندگی گزاری اس کومسار کردیا گیااورمکہ کی قدامت اور پرانے تاریخی آٹار کے بغیرسیرے محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک متھ میں بدل جاتی ہے۔ The Prophet said that you cant cut a thorn plant in Mecca, you cant hunt in Mecca. Even if you see the killer of your father, you he said. Everything in Mecca shall becant raise your hand humble in relation to the House of God. The seerah of the Prophet, the landscape where he lived his life, is being demolished. Without it, the life of the Prophet becomes a myth. انجوی نے2010ء میں ایک صحافی کو بتایاتھا کہ سعودی حکومت اس پر دباؤڈ ال رہی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ سعودی عرب ہے باہر ہے یہاں بہت ی چیزیں ہیں جن کوانجوی کے بقول وہ کرنا جا ہتا ہے کیکن اس کواینے ملک میں پیر نے نہیں دی جار ہی۔اس نےمصر کے شہر قاہرہ سے شائع ہونے والے ایک جریدے کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا تھا کہ اس کو ہوسکتا ہے سعودی عرب چھوڑنے پرمجبور کر دیا جائے اوراس کی وجہ بیہ ہے کہ وہ جو کہدر ہاہے پچھالوگ سعود بیرعرب ہیں سنتانہیں جاہتے اوراس کا کہنا تھا کہوہ جوان دنوںمصر کے شہر قاہرہ میں نظر آ رہاہے تو وہ چھٹیوں پرنہیں آیا بلکہ وہ تواینے ملک سے دورر بنے کی عکای کرر ہاہے معاملہ کوئی بھی ہو،اب بہت دری ہو چکی ... اے لڑائی میں فٹکست ہوگئی ہے مکہاب ایک جدید میٹرو یولیٹن شہر ہے جس میں بلند و بالاعمار تیں ہیں ، مہلکے ترین ہوٹل ہیں اور اس شہر میں تاریخی قدامت نام کی کوئی ا کا د کا چیزیں ہی ہاتی رہ گئیں ہیں۔

ابھی حال ہی ہیں سعودی سرکاری خبررساں ایجنسی نے ایک فوٹو میڈیا کو جاری کیا ہے جس ہیں ایک میٹروٹرین ، حاجیوں کو تیزی کے ساتھ ان کی مطلوبہ جگہ تک لیجانے والی ایکسپریس وے ہتھیراتی کرینوں کا جنگل ،مسجدالحرام کے ساتھ ملحقہ بلند ممارتوں کے ڈھانچے اوران سب بلندانجوی کے بقول احتقانہ رائل مکہ ٹاورنظر آرہا ہے برطانوی اخبار ڈیلی انڈی پینڈیٹ میں شائع ہونے والے اپنے ایک مضمون میں وہ سوال کرتا ہے کہ کیا ہی سب پچھکرنے کی آپ روم میں اجازت دیں گے؟ یا عین لندن کے وسط میں ایسا کرنے کی اجازت دیں گے؟ یہاں تک آج اگر کوئی شخص بگ بین کو اور زیادہ بڑا کرنا جا ہے تو



## دعوت ذكركا هفته واراجتماع

ہر جمعرات بعد نمازعشا جامع مسجد سیدحام علی شاہ سرگودھامیں ہوتا ہے مع احباب شریک ہوں زنگ آلودقلوب کوذکراللہ کی برکت سے صاف کریں۔ (خواجہ مسعوداحمداولیی)

## حج اكبرمبارك ہو

ہمارے بہت سارے کرم فرمامہر بان اس سال (۱۳۳۵ھ) میں حج اکبر کی سعادت سے بہر مندہوئے ان تمام کے نام لکھے جائیں تو دفتر درکار ہیں ادارہ کی جانب سے ان تمام خوش نصیب حضرات کوڈھیروں مبارک ہو۔ (ماہنامہ ''فیض عالم'')



جگر گوشه فیض ملت شیخ الفقه والمیر اث علامه ابوالنور مفتی محمرصالح او یسی شهیدر حمة الله علیه کی نشری تقار سرے اکتساب

نحمده و نصلي على رسوله الكريم

بسم الله الرحمن الرحيم

حضرت سیدناامام حسین ﷺ مشعبان م هدینه منوره میں پیدا ہوئے۔ آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہےاور لقب ز کی شہیدا کبر۔

جب حضورا کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کواس صاحبزادے کی پیدائش کی خبر ملی تو آپ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے

گھرتشریف لائے اور فرمایا میرے بیٹے میرے جگر کے فکڑے کومیرے پاس لاؤ۔حضرت امام حسین ﷺ کوایک سفید کپڑے میں لپیٹ کرآپ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے ان کواپنی گودمبارک میں لیا۔حضورعلیہالصلوٰۃ والسلام نے حضرت

حسین ﷺ کے دائیں کان میں اذان دی اور بائیں کان میں تکبیر کہی اورا پنالعاب مبارک ان کے منہ میں ڈالا اور آپ کے حق میں دعا فرمائی اور آپ کا نام مبارک حسین رکھااور حکم دیا کہ ساتویں روزان کاعقیقہ کرواور بالوں اتارواور بالوں کے ہم

وزن چاندی خیرات کردو۔ سیدناامام حسین ﷺ اپنے بحیین کے سات سال سات ماہ سات دن اپنے نانا جان حضور سیدنا سر کار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و

آ لہ وسلم کی پرورش میں رہےاورآپ نے خود حضرت امام حسین ﷺ کی جتنی تربیت کا موقعہ عطا فر مایا اتناکسی کو حاصل نہیں ہوا۔ آپ اکثر حضرت امام حسینﷺ کواپنے ساتھ ہی رکھتے تھے اور خود ہر چیز کے آ داب سکھاتے تھے۔ چنانچہ امام بخاری

رحمة الله تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب حدیث میں ایک واقعہ درج فر مایا ہے کہ ایک مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں ز کو ق کی مجوروں کا ایک ٹوکرا آیا ،اتنے میں امام حسین ﷺ تشریف لائے اور بیجے ہی تھے ایک تھجورا ٹھا کر منہ میں رکھ لی ،

آپ نے اسی وفت آپ کے منہ میں انگلی ڈال کر تھجور نکالتے ہوئے فر مایا نبی کے اہل بیت زکو ہے نہیں کھایا کرتے۔اس سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوة والسلام نے امام حسین ﷺ کی بچین ہی ہے تربیت شروع کر دی۔

حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت امام حسینﷺ کے ہاتھوں کو پکڑے ہوئے تھے اور امام حسین اپنے پاؤل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاؤں پر رکھے ہوئے تھے اور آپ فرمارہے تھے اے چھوٹے چھوٹے

قدمول والے چڑھ چڑھ آ۔ چنانچدا مام حسین ﷺ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسم پاک پر چڑھ گئے یہاں تک کہا ہے قدم حضور علیہ الصلوٰ ۃ والسلام کے سینہ پر رکھ دیئے ۔ آپ نے فر مایا اے حسین! منہ کھول ، آپ نے اپنے لعاب دہن حضرت میراعقیدہ ہے کہ حضور فیض ملت مفسراعظم پاکستان محدث بہاولپوری نوراللہ مرقدۂ نے اپنی کتاب 'بیاض اولین 'کے ابتدائیہ میں بیخوبصورت شعر لکھتے ہیں پڑھیں ایمان تازہ ہوگا۔

ہندہ پروردگارم اُمت احمدِ نبی دوستدار چار یارم تابع اولاد علی مذھب حنفیہ دارم ملّت حضرتِ خلیل خاکہائے غوثِ اعظم زیرِ سایہ ھرولی یعنی میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی ہوں۔خلفائے اربعہ اورائل بیت کرام سے محبت رکھتا ہوں۔ فدہباً حنفی ہوں ملت ابراہیم خلیل اللیکی پر ہوں۔سیدنا غوث اعظم کے پائے اقدس کی خاکہوں ہرولی کے سامیم ہوں۔

﴿ وصيت اوليي ﴾

فقیراُ و لیی غفرلہ اوراس کے اسلاف رحمہم اللہ کا یہی عقیدہ ہے۔فقیرا پنی اولا دتا قیامت اور متعلقین واحباب

وجمله برا درانِ اسلام کووصیت اورائیل کرتا ہے کہ اسی عقیدہ پر زندگی بسر کرنا اوراسی پر مرنا۔ بفضلہ تعالیٰ یہی عقیدہ خت ہے اورانشاء اللہ ثم انشاء رسولہ الکریم ﷺ اسی میں نجات ہے۔ (بیاض اولیی حصد دوم ،صفحہ ۲)

## شہادت امام حسین ﷺ کاعظیم واقعہ انسانیت کے لیے اہم سبق

برسال محرم الحرام كا چاندنظر بى نواسته رسول ، جگر گوشته بتول ، سيدالشهد اء حضرت سيدنا امام حسين رضى الله عنه كا ذكر شروع مو

جاتا ہے۔اور کیےنہ ہو پوری دنیا کیلئے نفیحت ہے حسین

کئی صدیاں گذرجانے کے بعد بھی شہادتِ امام حسین کا تذکرہ زندہ ہے۔اس کی عالم گیرشہرت اور تذکرہ میں آج تک کوئی کمی نہیں ہوئی بلکہ بیاورزیادہ پھیلتا چلا جارہاہے یہاں تک کہ حسینیت اور بزیدیت ہردوراور ہر طبقہ میں فتنہ وفساداور باطل

کی علامت بن گئی ہے۔

امامِ عالی مقام حضرت امام حسین رضی الله عنه کامزار مبارک عراق میں واقع ہےاور صرف محرم الحرام ہی کیا یہاں تو ہرروز ، ہر لمحہ ہی زائرین کا جتمِ غفیر ہوتا ہےاور ہر نیادن حسینیت کی تبلیغ عام ہور ہی ہے۔مسلمان ہی نہیں بلکہ آج تو انگریز بھی اس واقعہ پرمسلسل نظر رکھے ہوئے ہیں اور اس واقعے کو دنیا کاعظیم معرکہ قرار دیتے ہیں۔آخر کیوں نہ مانیں انہیں کیونکہ وہ سید

، الشہداء ہیں،نواسہرسول ہیں،جنتی جوانوں کےسردار ہیں۔

امام عالی مقام سیّدالشہد اء حضرت امام حسین رضی اللّٰدعنہ کی عظیم شہادت ہمیں ہمہ وفت اور ہر نے سال میں دوطرح کا پیغام دیتی ہے۔شہادت امام حسین رضی اللّٰدعنہ کا پیغام اوّل عملی جدوجہد کا ہے۔محبت حسین تعلق حسین اورنسبت حسین کومحض رسم

کے طور پر نہ سمجھا جائے اور نہ رہنے دیا جائے بلکہ اسے عمل ، حال اور حقیقت کے تناظر میں تبدیل کر دیا جائے اسے حقیقی زندگی کے طور پراپنایا جائے کہ یہی تعلق اور نسبت ہمارانصب العین ہے، مطلب بیہ ہے کہ ہم اپنی زندگی کے ہرموڑ پراسوہ

حینی اور سم شبیری پرممل کرتے رہیں۔حسینیت کا نقاضاہے کہ جہاں جہاں تہہیں یزیدیت کے کردار کا نام ونشان نظرآئے ہم حسینی لشکر کے سیاہی بن کریزیدیت کے بتوں کو پاش پاش کردو،خواہ اس کیلئے تہہیں اپنامال ومتاع، اپنی جان

اورا پنی اولا دہی کیوں نہ قربان کرنی پڑجائے بقول شاعر

غریب وسادہ ورنگین ہے داستانِ حرم نہایت اس کی حسین ، ابتداء ہے اساعیل

اُمتِ مسلمہ میں اتحاد وا تفاق، وحدت و یگا نگت، بھائی چارہ ومساوات اور یک جہتی کا تصور پیدا کرنے اور اسے تباہی و بر بادی اور ہلاکت کے گڑھے میں گرنے سے بچانے کیلئے ضروری ہے کہ ہم آپس کے اختلا فات کواعتدال پررکھیں۔

اسلامی سال کا آغاز ماہِ محرم الحرام ہے اور اختتام ماہِ ذوالحجہ پر ہوتا ہے۔10 محرم الحرام (۲۱ھ) کو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت وقربانی اور 10 ذوالحجہ کو حضرت اساعیل علیہ السلام کی قربانی ہے۔معلوم ہوا کہ اسلام ابتداء سے لے

﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ إِمَامِنَامِ فِيضَ عالم، بِها وليور مِنْجاب ١٤٠٠ ١٤٠ مَرْ مُرام لاستارا هِ وَمِر 2014 م ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ اہل ایمان کے لئے شہادتِ امام حسین رضی اللّٰدعنہ کا دوسرا پیغام امن وسلامتی کا پیغام ہے۔ کتنے دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ جب نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت کامہینہ محرم الحرام آتا ہے تو پورے پاکستان میں فتنہ وفسادات کے خطرات لاحق ہوجاتے ہیں۔بعض اوقات سرعام گولیاں چلنے گئی ہیں قبل وغارت گری،دہشت گردی اور جنگ وفساد کی حالت بن جاتی ہےاوراس ماہِ مقدس میں مسلمان قوم دوسروں کیلئے جگ ہنسائی اور طعنہ زنی کا نشانہ بن جاتی ہے۔ موجودہ دورمیں بیہ بات بڑی توجہ طلب اور خاص اہمیت کی حامل ہے کہ ہمارے آپس کے اختلافات کوئس طرح اعتدال پررکھا جائے تا کہ نظم وضبط، جراُت و بہادری، شجاعت و بسالت، حرمت فکر، عزم وہمت، ہمدردی وعمکساری کے ساتھ ہم وقت گذار سکیس شہادت امام حسین نے صبر ورضا کا وسیع مفہوم عطا کیاا وراس دولت سے دامنِ اسلام کو مجردیا ہے اور اس کا سلسله آج بھی جاری ہےاورانشاءاللہ تا قیام قیامت جاری وساری رہےگا۔ بیا بک ایسی روشن مشعل ہے جوانقلا بی انسانوں کیلئے راستہ کوروش بنار ہی ہےاور تخت و تاج پر قائم ہونے والی بنیادوں کومنہدم کرر ہی ہے۔ یہی انقلاب! انقلابیوں کیلئے ستمع ہدایت ہے اور یہی انقلاب!اینے حق سے دفاع کرنے والوں کیلئے آخری امیداورسہارا ہے... واقعہ کر بلا! کل بھی تاریخ کی ایک حقیقت بھی اور آج بھی ایک اٹل حقیقت ہے، نام حسین قلب ود ماغ اور ضمیر میں زندہ ہے۔ حضرت امام حسین رضی الله عنه نے اپنی قربانی وشہادت ہےا ہے عظیم نانا جان ،اپنے والدمحتر م ،اپنی والدہَ ماجدہ اورسب سے بڑھ کراسلام کا نام بلند کردیا۔ ہرمسلمان کو چاہیے کہ وہ آپ کی عظیم زندگی سے سبق سیکھے اور آپ کی ذات سے ہدایت وراہنمائی حاصل کرے۔ ۔ فتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے اسلام زندہ ہوتاہے ہر کربلاکے بعد معرکہ کر بلااور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں گذشتہ چودہ سوسالوں میں لا تعدا دلوگوں نے اپنی آراءاوراپنی تحقیق کااظہار کیا ہے، کیکن میہ موضوع اب بھی تشنہ طلب اورتشنہ تحقیق ہے ۔حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شخصیت کا ہرفکر میں ہر بارایک نیا پہلوسا منے آتا ہے الیکن قلم میں تاب وطافت نہیں ہے کہ وہ اتنا کچھ بیان کر سکے۔ تاریخ نے لکھاہے بہت ذکر کر بلامگر جس طرح لکھنا جا ہے اب تک نہیں لکھا گیا ا ماام عالی مقام حضرت امام حسین رضی الله عنه ظاہری نگاہوں ہے اوجھل ہو گئے کیکن اہل باطن کے سامنے آج بھی وہ رونق ا فروز ہیں۔ آج پھر نگاہوں اور گمراہیوں کے اندھیروں میں حضرت امام حسینﷺ کے عظیم کرداراور پا کیزہ سیرت کے روشن چراغ جلانے کی انتہائی ضرورت ہے اس دور پرفتن میں مسلمانوں کے عروج کیلئے ایک بارضربِ حیینی کی ضرورت

-4

﴿﴾﴿﴾﴿﴾﴿﴾ ﴿﴾ ابنامه نيض عالم، بهاوليور و المبين ٢٥٠٤ شيخرم الحرام السيراه ومبر 2014 م ﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ ﴿ ﴿ تَحْرِيكُ خَتْمَ نبوت كَفَّلَى جَهَاد كَى سِرَّزشت 1883ء تا1936ء و تا ١٥ اجلدوں كا ايك اجمالي تعارف ﴾ جلداول تا بشتم كا تعارف گذشته شاره شائع موا (اداره) جلدتهم ﴾ (۱) ( تازیانهٔ عبرت صفحات ۲۸۵ تا۳۴ء ) به کتاب شیر اسلام ابوالفضل کرم الدین دبیررئیس بھیں ضلع جہلم رحمة الله تعالیٰ علیہ کی ہے۔اس کتاب کے باعثِ اشاعت میں آپ رقم طراز ہیں'' آج سے تقریباً اٹھائیس ۲۸ سال پہلے چندفو جداری مقدمات میرےاورمرزائیوں کے درمیان جہلم وگور داسپور میں ہوگز رے ہیںان میں سے ایک مقدمہ میں مرزا قادیانی تقریباً دوسال تک سرگردال رہا۔آخرعدالت سے سزایاب ہو گیا۔ان مقدمات کی روداد اکثر اخبارات بالخضوص سراج الاخبار جہلم میں شائع ہوتی رہی مرزائیوں نے کوئی روداد وغیرہ شائع نہ کی کیکن بعد میں مرزا قادیانی نے حسبِ عادت اپنی کتب نزول امسے اور هیقة الوحی وغیرہ میں ان مقدمات کو بھی اپنی پیش گوئیوں اورنشانات میں داخل کیا۔بعض احباب نے جب مرزائیوں کی وہ کن ترانیاں سُنیں تو انہوں نے اصرار کیا کہ روداد مقدمات دوبارہ شائع کی جائے اورعوام کواصل حقیقت ہے آگاہ کر دیا جائے کہ مقد مات کے نتائج وعوا قب مرزا قادیانی اوراسکی جماعت کے حق میں باعثِ كاميا بي نبيس بلكه انتها ئي ذلت كاباعث تھے۔ (٢) (السيوف الكلامية قطع الدعاوى الغلامية صفحات ١٣٦ ع<u>٣٣ ١٩</u>٠٠) بي كتاب مفتى آگره عبدالحفيظ حقاني حنفى رحمة الله عليه كي ہے اس کتاب میں آینے جن مضامین پر روشنی ڈالی ہے ان میں ان الدین عنداللہ الاسلام، قدر ریے، مرجیہ، اہل قر آن، خارجیوں،رافضیوں، وہابیوں، مدعیان نبوت اور خاص مرزاغلام احمد قادیانی کے بارے میں پیشینگوئی، دعویٰ الوہیت،مرزا جى كا خدا سے مرتبہ زائد، دعوىٰ نبوت بعد خاتم النبيين ، دائر ہ دعوت الہيد بعنی نبوت، دعویٰ مكالمہ ومخاطبہ شفاہی ، دعویٰ وحی وشریعت ونبوت اوراس کی دونوں کیفیتیں، تناسخ کیا چیز ہے،خدا کیلئے اولا د ثابت کرنا،حضورا کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

شان مقدس پرنا پاک حملہ، افتر اق ملت مرزائیہ اور مرزا بھی میں مراق کے جلوے وغیرہ۔
(۳) فتہر پرز دانی برقلعہ قادیانی ، صفحات ۳۸) کتاب ہذا مناظر اسلام ابومنظور نظام الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ بیہ
کتاب آپ نے ردقادیا نیت پرنہایت بہل انداز میں تحریر کی ہے۔ اس کتاب میں مرزا کے دعووں کوسوالات کی صورت میں
بیان کیا گیا اور ان کے ردکیلئے مختصر اور جامع جوابات دیے گئے ہیں۔ جن کے ذریعے نہ صرف ایک عام شخص مرزا کے تفریہ
عقائد سے واقف ہوجا تا ہے بلکہ اسے مرزائیوں سے دفع اور ان کے جھوٹ سے پردہ اٹھانے کا موقع بھی مل جاتا ہے۔
جلد دہم کی (۱) (برق آسانی برخرمن قادیانی ، صفحات ۲۳۸ ، ۱۹۳۳ مرا اے کا سولانا ظہور احمد بگوی رحمۃ اللہ علیہ کی

ہے۔آپ نے علمائے کرام کی ایک جماعت کے ہمراہ قادیا نیوں کا تعاقب کرتے ہوئے تحریر وتقریر ،مناظرہ ومباحثہ ہر میدان میں قادیا نیوں کو چت گرا کر ذلیل وخوار کیا۔اپنے انہی معرکہ ہائے حق و باطل کا خلاصہ آپ نے شائع فرما دیا۔ بیہ کتاب دوجلدوں پرمشمل ہے۔اس جلد کے سرورق پر آپ نے کتاب کا تعارف ان الفاظ میں کروایا ہے۔''جس میں

اعمال نامه مرزا،سوانح مرزاوخلفائے مرزا کےعلاوہ تتمبر۱۹۳۲ء کےاندرمرزائیوں کےساتھ بھیرہ سلانوالی، چک ۳۷ جنو بی میں مناظروں کی روئیداداورضلع شاہ بور میں مرزائیوں کے تعاقب کی مفصل کیفیت درج کی گئی ہے'' جلد دوم کے سرورق سر

میں مناظروں کی روئیدا داور ضلع شاہ پور میں مرزائیوں کے تعاقب کی مفصل کیفیت درج کی گئی ہے'' جلد دوم کے سرورق پر یوں تح سر ہے''جس میں دوران مناظر ہفریقین کی جانب ہے پیش کر دہ دلائل ،اسلامی مناظروں کے دلائل سرمرزائیوں کے

یوں تحریر ہے''جس میں دوران مناظرہ فریقین کی جانب سے پیش کردہ دلائل،اسلامی مناظروں کے دلائل پر مرزائیوں کے اعتراضات، نیز مرزائیوں کے پیش کردہ دلائل اور جو جوابات اسلامی مناظروں نے دیئے تھے،ان کا خلاصہ درج کیا گیا

ہ۔ (۲) (تحریک قادیان ،صفحات ۱۸ ،۱۹۳۳ء) یہ تصنیف لطیف فدائے ملت مولانا سید حبیب مدیر سیاست لا ہور رحمۃ اللہ علیہ کی ہے کتاب تحریک قادیان کے مقدمے میں مصنف مرحوم نے کتاب میں موجود دلائل کا خلاصہ اس طرح پیش کیا ہے

میں ہے تاب ریک اوریان سے سدے ان مست رو ہے سے جن میں سے تین دلیلیں انہی کے الفاظ میں پیش خدمت ہیں۔

ی بیلی دلیل که مرزا کی تحریر مبتندل اور پیش پاافتاده اغلاط سے پُر ہے للبذا میالہا می عبارت نہیں ہو سکتی ، جس کوخدا کی زبان کہتے

دوسری دلیل پهمرزاصاحب کے دعاویٰ کی کثرت وندرت اورائے تنوع کا بیرحال ہے کہانسان ان کی فہرست ہی کود مکھے کر پریشان ہوجا تاہے۔

تیسری دلیل پھتقریباً ہر پیغیبر کے معتقدین میں مرتد ہوئے کیکن شاید تاریخ عالم میں مرزا صاحب کے سواکوئی الیی مثال نہیں ملتی جس میں کسی نبی پرایمان لانے والوں میں اپنے نبی کے متعلق اختلاف ہوا ہو۔ مرزا صاحب واحد مدعی نبوت ہیں جن کے دعاوی نبوت کے متعلق خودا نکے معقدین میں اختلاف ہے۔

(۳) (الحق المبین ،صفحات ۱۰ ۱۳۳۴ء) کتاب ہذا تھیم مولوی عبدالغنی ناظم نقشبندی رحمۃ اللّه علیہ کی ہے۔اس کے مضامین میں مرزائی سوالات کے جوابات توفی کے بحث رجوع کا لفظ ،سیح کا آسان سے اُتر نامرزاصا حب کوقبول ہے ،مجد د کی بحث

وغیرہ۔ان مضامین پر حکیم صاحب کا تبصرہ بھی سنیے،'' تجربہ شاہد ہے کہ اکثر سعیدروعیں ایسی ہیں جو ناوا تفیت کی بناء پر مرزائیت کا شکار ہو جاتی ہیں مگر پھر سیح واقفیت بہم پہنچنے پر دوبارہ صراطِ متنقیم اختیار کرنے کو عارنہیں سمجھتیں اورعلی الاعلان

صدافت کوقبول کر لیتی ہیں''

بارہویں جلد﴾ (۱) (الکاویہ علی الغاویہ جلد دوم حصہ اول ،صفحات ۵۹۰ ۱۹۳۳ء) چھے تعارف اوپر کزرا،اس کتاب میں معروضات آسی کی تعداد ۸ ہے جن میں سے تین پیش خدمت ہیں

(۱) مدعیان نبوت کامبلغ علم بتانے کیلئے ان کی وہ خاص عبارات نقل کی گئی ہیں جن میں انہوں نے قواعد کی فاش غلطیاں کی ہیں۔اہل علم غورسے پڑھ کرلطف اندوز ہوں۔

ر۲) ہم نے علوم شریعت اسلامیہ سے ناواقف ہو کرخدا سے وحی پائی ہے اس لیے ہماری غلط عبارات پراعتر اض کرنا خدا کی وحی پراعتر اض کرنا ہوگا۔ پ سے سروب سرار)(الکاوییلی الغاویہ بقیہ جلد دوم حصہ دوم ،صفحات ۱۹۳۲،۳۳۲ء)علامہ آسی کی اس کتاب کے مضامین تیر ہویں جلد ﴾ (۱)(الکاوییلی الغاویہ بقیہ جلد دوم حصہ دوم ،صفحات ۱۹۳۲،۳۳۲ء)علامہ آسی کی اس کتاب کے مضامین میں بائبل کی پیشین گوئیاں اعلان نبوت قادیانی ، وحی رحمانی وشیطانی میں امتیاز ،مرزائیت اور اہل اسلام میں فرق ، پنجا بی

یں بابس کی جدین تونیاں اعلان جوت فادیاں، وی رحمای و شیطای یں املیار بمرراحیت اور اس اسمام یں مرص، پہجا ہی الہام،انگریزی الہام، فارس الہام،عہد قادیانیت میں مدعیان نبوت،حسن بن صباح اور اسکی مصنوعی بہشت، شام میں اساعیلی فرقے ،خلاصہ کتاب ہذاوغیرہ شامل ہیں۔

(٢) (المكتوبات الطيبات، صفحات ٢٠٠٠، ١٩٠٨ع)

المكتوبات الطیبات حضرت پیرمهرعلی شاہ رحمۃ اللّٰدعلیہ کے ان خطوط کا مجموعہ ہے جنہیں مفتی عبدالحی چشتی صاحب نے مرتب فرمایا تھا۔ان خطوط میں حیات سے پران آٹھ سوالات کے جوابات ہیں جومشہور غیر مقلد مناظر مولوی حبیب اللّٰدامرتسری نے قبلہ پیرصاحب سے یو چھے تھے۔

> (۳) (خلاصة العقا ئد صفحات ۲۱\_و ۱۹۰۹ء) تالفر حضرت عال عبدالما مدرقان ي بدائد في ح

یہ تالیف حضرت علامہ عبدالماجد قادری بدا یونی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے آپ نے اس کتاب کے چوتھے باب میں ختم نبوت کے متعلق جن مضامین پر روشنی ڈالی ہے وہ یہ ہیں ۔ضرورت رسالت، مرزاجی کا دعو کی نبوت، الہام کی ضرورت، مولوی شبلی کی رائے پر جرح، حضرت مسیح کی بشارت، ختم نبوت، معراج اوراس کے متعلق تفصیلی بات چیت، مرتبہ شفاعت وغیرہ

(۷) (مرزائیوں کی دھوکے بازیاں اور ان کا جواب صفحات ۲۳ واا 11ء) پیدرسالہ حضرت غلام احمدافگرامرتسری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔اس رسالہ کا تعارف آپ ہی کی زبان سے سننے 'ناظرین سے پوشیدہ نہیں کہ اہلسنت و جماعت وگروہ مرزائیہ

میں حیات سے علیہالسلام کامسکلہ مدت سے زیرِ بحث ہے۔علمائے اسلام نے مرزائیوں کے دعاویٰ کے جوابات دیئے۔گر آج تک ان (مرزائیوں) کو بیر حوصلہ نہ ہوا کہ علمائے اسلام کی تحریروں کا جواب دیے سکیں۔پھر بھی وہ اگر پچھ کرتے ہیں تو کہ مند

یکی وقت ان بی مضامین کود ہرادیتے ہیں جومرز اصاحب لکھ گئے اور علمائے اسلام نے ان کا دندان شکن جواب دے دیا'' آپ کا بیر سالہ حیات سے پر روشنی ڈالٹا ہے۔ (۵) (التقریس الفصیح فی نزول المسیح ، صفحات ۱۱،۵ اسلامے) بیر سالہ محدث انبیٹھو ی حضرت علامہ مشاق احمد

عبدالغنی ناظم صاحب نے اس کا جواب" مینارہ قادیانی کی حقیقت "کےروپ میں ریویو کے نامہ نگار کی زبانی منارہ کا

دجل وفریب کہ سورۃ صف کی آیت (یساتسی من بعدی اسمہ احمد ) کی تحریف بھی ہے اس کے ردمیں بابو پیر بخش نے اس کتاب میں بحث کی ہے۔صفحہ آخر پر آپ یوں رقم طراز ہیں ہرا یک کا ذب ابتدائی بحث کیلئے کوئی نہ کوئی ہتھکنڈ ا ٹکالا کرتا

ہے مرزاصاحب نے وفات سے کا ہتھکنڈ انکالا اور سے موعود ہونے کا دعویٰ کرکے کہا کہ چونکہ سے موعود نبی اللہ ہے ہیں بھی نبی ہوں اور نبوت ورسالت کے مدعی بن بیٹھے۔گراس دعویٰ نبوت ورسالت میں جھبجھ کتیے رہے اورساتھ ساتھ انکار بھی کرتے رہے۔ان کے مرنے کے بعدان کے بیٹے نے صاف صاف کہددیا کہ'' اسمداحم'' والی پیشنگوئی کا مصداق محرصلی

الله عليه وآله وسلم نه تقابلكه ميراباپ غلام احمد تھا۔ چنانچهاس كتاب ميں يهى بحث ہے۔ (٣) الاست دلال الصحيح في حياة المسيح ،صفحات ١٩٢٣،٣٥٠ء) مسلمانوں اور قاديانيوں كے درميان وفات مسر

مسیح اورا ثبات حیات مسیح مشہور ومعروف موضوع ہے۔ جناب بابوپیر بخش نے اس کتاب میں کھمل دلائل کے ساتھ اثبات حیات مسیح علیہ السلام کو ثابت کیا۔

﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ أبنام فيض عالم، بهاوليور و المباعث على على على على المرام السياطة ومر 2014 و ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ پندرہویں جلد ﴾ (1) ( کرثن قادیانی ،صفحات ۱۹۲۲،۴۱ء) مرزاصاحب کی ذاتی زندگی جس طرح گندگی ہے رنگین ہےای طرح اس کی تعلیم وعقائد کا حال بھی ہے کہ بھی خود خدا بن جا تا ہے بھی پیغیبر ورسول بن جا تا ہے بھی نائب عیسیٰ علیہ السلام بن جاتا ہےتو بھی کرشن جی کا روپ دھار لیتا ہے۔اس کتاب میں بابو پیر بخش نے مرزا قادیانی کے کرشن جی کے روپ کا یردہ جاک کرکے بتایا کہ مرزا قادیانی نے تمام انبیاء کیہم السلام کی تعلیم سے منہ موڑ کراہل ہنود کا ندہب اختیار کیا اور افسوس اس کا خاتمهایمان پر نه ہوا۔ کیونکه کرشن جی مهاراج اہل ہنود کا ایک راجہ تھااور تناشخ کا ماننے والا اور قیامت اور یوم حشر کا منکر (۲) (مباحث حقانی فی ابطال رسالت قادیانی ،صفحات ۸۸ ۱۹۲۲ اء) اس کتاب کے سرورق پر یوں تحریر ہے یعنی" مباحثہ لا ہور کی تچی تچی کیفیت جو مابین غلام رسول صاحب مرزائی آف راجیکی اورسیکریٹری انجمن تائیداسلام لا ہور (بابوپیر بخش) جون ۱۹۲۱ء میں ہوا تھااورمولوی غلام رسول مرزائی نے غلط بیانی کر کےمسلمانوں کومغالطہ میں ڈالا تھا۔اس کا جواب الجواب مع شها دات عهده داران مسلم فریقین " \_اس مباحثه کا موضوع امکان نبی بعداز حضرت محمصلی الله علیه وآله وسلم اور جدید نبی کا پیدا ہونا ، بعد آنخضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم کسی نص شرعی ہے ثابت کرنا تھا۔ (٣) (تر دید نبوت قادیانی فی جواب النبو ة فی خیرالامه صفحات ۲۰۸۸،۱۹۲۵ء) اس کتاب کا تعارف جناب بابوپیر بخش نے اس طرح پیش کیا ہے۔تر دید نبوت قادیانی" میر قاسم علی مرزائی کی ایک ہزار روپیہانعام والی کتاب کا جواب۔" برادران اسلام!ميرقاسم على مرزائي كى طرف ہے ايك كتاب سمى به" المنبوة في خير الامة " شائع ہوئى ہے۔جس ميں انہوں نے محمصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبیوں اور رسولوں کا آنا نہ صرف ثابت کرنے کی کوشش کی ہے بلکہ جن لوگوں کا بیاعتقاد ہے• ۱۳۰۰ برس سے چلا آ رہاہے کہ محمد رسول الله صلی الله علیہ وآ لہ وسلم خاتم النبیین کے بعد کوئی نبی یا رسول نہ آئے گا اور ان کو مغضوب ومجزوم کہا ہےاورعقلی ڈھکو سلے لگا کرمسلمانوں کو بہت دھوکے دیے ہیں جن کا اظہار کرنا اور جواب دینا نہایت ضروری تھا۔اسی کیےالحمدللہ کہ کتاب مذکور کا جواب" تر دید نبوت قادیانی" ۲۳۲ صفحات پرخا کسارنے لکھ کرچھپوائی" (۴) (مجدد وقت کون ہوسکتا ہے؟ صفحات ۴٫۰) مرزائی لا ہوری جماعت کی طرف سے مولوی محمرعلی ایم اے امیر جماعت نے ایک جھوٹا سارسالہ بنام" بعثت مجدد دین" شائع کیا۔اس میں بتایا گیا کہ مرزا صاحب صرف مجدد دین محمد می تضاور أرسالت ونبوت كا الزام ان پرجھوٹا ہے۔وہ ایک امتی محمد رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم تنھے۔" مجدد وفت كون" اس كا جواب ہے جس میں بابو پیر بخش صاحب نے مرزا غلام قادیانی کے دعویٰ نبوت ورسالت کو ثابت کیا ہے۔اخیر میں ۱۳ جلدوں کی تفصیل ہے۔ ﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ابنامه فيفن عالم، بهاوليور پنجاب ﴿ 32 ﴾ محرم الحرام التائيا هذه مبر 2014 و ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ جناب بابو پير بخش صاحب كے مزيد رسائل جلد سولہويں ميں منتظر اشاعت ہيں پندرہ جلدوں كے اس مجموعہ ميں كل ٣٠٠ علمائے اہلسنت كے باسٹھ كتابيں ورسائل، سات ہزار جي سوچو ہتر صفحات پر مشتمل ہيں اور مزيد جلدوں پر كام جارى ہے۔

## دعائے مغفرت کی اپیل ہے

☆مولا نامحمرحنیف (ڈریرہ بکھا) بہاولپورفوت ہوئے۔

المرحمترم ثناء خوان حبیب کبریا محمر جنیدر ضا قادری اولیی (بہاولپور) کے والدمحترم جناب ساجد محمود صاحب و ذوالحجہ ۱۳۳۵ ھے جعرات کو مختصر علالت کے بعدانقال کرگئے۔

المح جامعه اویسیه رضویه بهاولپورکے فاصل حضرت مولانا حافظ سید فیاض حسین شاہ بخاری (خطیب مرکزی جامعه اویسیه رضویه بهاولپور) کے محترم وکرم والدگرامی حضرت سیدمحمدنوازشاہ صاحب طویل علالت کے بعد انتقال فرما گئے۔

ﷺ حضور فیض ملت مفسراعظم پاکستان نورالله مرقدهٔ کے وفا دار مخلص ترین تلمیذ رشیداستاذ الحفاظ حضرت حافظ عبدالرحمٰن اولیی (امین آباد) کی اہلیہ محتر مہمولا ناحمیدالرحمٰن اولیی کی والد ماجدہ کا انتقال ہوا۔

☆محترم محمرطارق (بہاولپور) کی والدہ ماجدہ فوت ہوئیں۔

قاری ریاض احدمدرس جامعہ فیض مدینہ یزمان کے محترم و مکرم والدگرامی ملک اللہ وسایا صاحب (مبارکپور) فوت ہوئے۔

إِنَّالِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُون

جامع سیرانی مسجد بہاولپور میں جمعۃ المبارک کے اجتماع میں مرحومین کے لیے دعامغفرت کا اہتمام کیا گیا قارئین کرام سے دعامغفرت کی اپیل ہے (ادارہ)